باب

18

خدا کے لیے انہماک اور محبت

پچھلے سبق میں ہم عہد قدیم میں برصغیر ہند میں رہنے والے باشندوں کے مختلف عقیدوں، روایتوں، رسومات کے متعلق پڑھ چکے ہیں۔ موریا دور اور اس کے بعد برصغیر ہند کے مختلف مقامات پر رہنے والے لوگوں کی مذہبی زندگیوں میں تیزی سے تبدیلی پیدا ہونے لگی۔ یہ وہ وقت تھا جب تاجر، شکاری اور دہقانی کمیونٹیوں سے روابط پیدا کر رہے تھے اور سلطنتیں تمام طبقات پر بالادستی حاصل کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ اُس وقت برہمن ویدوں پر عمل پیرا تھے۔ بدھ مت اور جین مت سارے ملک میں پھیل چکے تھے۔ اُن کمیونٹیوں سے رابطہ قائم کر رہے تھے۔

برہمنوں نے مختلف علاقوں میں آشرم قائم کیئے۔ قربانیاں انجام دیں اور مذہبی مباحثوں کا اہتمام کیا۔ سرامانا ؤں نے بھی ویہارا (خانقاہیں) اور اسٹوپہ بنائے۔ گوتم بدھ اور مہاویر کی تعلیمات کی تلقین کی گئی۔ اُس وقت برہمنوں اور سرامانا ؤں نے لوگوں کے مذہب کے بہت سی خصوصیات اپنائیں۔ اس طرح برہمنوں، بدھ مت اور جین مت کے ماننے والوں نے ماتا دیوی، سانپوں، جانوروں، درختوں اور اجداد کی پرستش کے طریقوں کو اپنایا۔ انھوں نے تصویروں، مجسّموں کی پرستش کو اختیار کیا۔ اگر چہ کہ بعض لوگوں نے جانوروں کی قربانیوں کے تصور کو ترک کر دیا۔ اُن کا اہنسا پر ایقان تھا۔ اس طرح لوگ بتدریج ملے جلے مذہبی اعمال اور عقیدوں پر عمل کرنے لگے۔

- کیا آپ اپنے گھر میں اسی طرح مختلف مذہبی روایتوں کی آمیزش دیکھتے ہیں جن پر عمل کیا جاتا ہے۔ اس پر جماعت میں بحث کیجیے۔

ہندو مذہب

جیسا کہ ہم جانتے ہیں ہندو مذہب کا ارتقا ہزاروں سال قبل ہوا ہے۔ اس عرصہ میں مختلف مذہبی رواج اور برگزیدہ اشخاص اور مفکرین کی تعلیمات اس میں شامل ہوئیں۔ درحقیقت لفظ 'ہندو' کا استعمال 1000 CE کے بعد ہوا۔ یہ لفظ 'سندھو' سے اخذ کیا گیا ہے جس کے معنٰی دریائے سندھ ہے۔ شمال مغرب سے برصغیر میں داخل ہونے والوں کو اس ندی سے ہو کر گزرنا پڑتا تھا۔

ہندو مذہب کے اہم خصوصیات کی صورت گری 500 CE قبل ہوئی تھی۔ ویدک، یگنہ، شیوا، وشنو اور دوگا ر کے مورتیوں کی پرستش، منادر کی تعمیر، نفس کشی وغیرہ اس میں شامل تھے۔ ویداس، اُپنانیشداس، رامائن، مہابھارت (بھگوت گیتا جس کا ایک حصہ تھا) اور پران وغیرہ مقدس کتابیں مانی جائیں گی۔ حسب ذیل پیراگراف میں ہم بھگتی تحریک کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔

© SCERT not to be republished

شکل 18.1 گڑی ملم لنگم

بھگوتہ اور شیوا

بھگوتہ کے لوگ وشنو یا نارائن کی پرستش کرتے ہیں۔ اُن کا ماننا ہے کہ وشنو آخری خدا ہے جس نے دنیا کی تخلیق کی۔ وہ جاننے والا اور طاقتور ہے۔ اُن کا ایقان تھا کہ وشنو دنیا کو بدی سے بچانے کے لیے مختلف شکلوں اور اوتاروں کے روپ میں زمین پر پیدا ہوتا رہا۔ اُس کے نہایت اہم اوتاروں میں رام اور کرشن ہیں۔ وہ دو ہزار سال قبل ہی ملک کے طول و عرض میں مشہور ہوئے۔

آپ کو یاد ہوگا کہ بدھ مت، جین مت یا اپنیشد کے مفکرین نجات یا موکشا کے لیے کسی بھی خدا کی پرستش پر زور نہیں دیتے۔ انہوں نے غور و فکر، ترک خواہشات، تزکیہ نفس کے ذریعہ اپنی ذات کی تطہیر کی تلقین کی۔ بھگوتاؤں کا ایقان تھا کہ وشنو سے بے پناہ چاہت اور پرستش ہی سے ہمیں مسائل چھٹکارہ مل سکتا ہے اسی سے نجات حاصل ہوسکتی ہے۔ اُن کا خیال تھا کہ قربانیوں (یگنہ) یا برہمنوں وغیرہ کو خیرات دینا یا ویدوں کا پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ انہوں نے مندر تعمیر کیے اور کرشن کے مجسموں کی پرستش کی۔ ماہرین

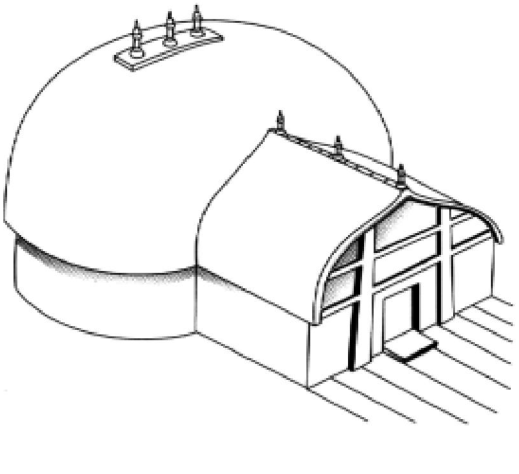

شکل 18.2 چیتیا۔ ناگر جنا کنڈہ

آثار قدیمہ نے دو ہزار سال قبل بنائے گئے ابتدائی مندروں کے باقیات دریافت کیے جو مدھیہ پردیش میں ودی شا اور راجستھان میں پائے گئے۔

اُس عہد میں دوسرے لوگ اسی انداز میں شیوا کی پرستش کرنے لگے۔ انہوں نے چھوٹے مندر بنائے۔ اُس میں شیوا یا لنگم کے مجسمے رکھے گئے۔ بعض لوگ اس انداز میں درگا دیوی کی پرستش کرنے لگے۔ اگر آپ ضلع چتور میں گڑی لنگم جائیں گے تو وہاں آپ دو ہزار سال پہلے شیوا کے لنگم مجسمے دیکھ سکیں گے۔

وشنو، شیوا، درگا کی برتر خدا کی حیثیت سے پوجا کی جاتی رہی۔ اسی طرح بدھ مت اور جین مت کے ماننے والے بھی گوتم اور تیرتھن کاروں (ابتدائی جین مت کے پیشوا) کی پرستش کرنے لگے۔ انہوں نے گوتم بدھ اور تیرتھن کاروں کے دلکش مجسمے بنائے۔ انہیں اسٹوپاؤں یا مندروں میں رکھا گیا جنہیں چیتیا کہا جاتا تھا۔ وہاں ان کی پرستش ہونے لگی۔ ایسے مندر آندھرا پردیش میں امراوتی، ناگر جنا کنڈہ، جگیہ پیٹ، بھٹی پرولو وغیرہ کے مقام پر بنائے گئے۔ اگرچہ کہ گوتم بدھ یا مہاویر نے خدا ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ انہیں خدائے برتر کے نمائندوں کی حیثیت سے تسلیم کیا جانے لگا۔

© SCERT not to be republished

- کیا آپ بھگوتاؤں، شیواؤں اور بدھ مت کے ماننے والوں میں مشابہت دیکھ سکتے ہیں؟
- کیا آپ مندروں میں دیوتاؤں کی پرستش دیکھ چکے ہیں؟
- مندروں میں انجام دی جانے والے پوجا پاٹ کے طریقے کی تشریح کیجیے؟
- آپ اپنی جماعت میں آپ کی معلومات کے متعلق دوسروں سے بات کیجیے۔

قصہ گو:

آپ اپنے بزرگوں سے کہانیوں کو سننے میں لطف اندوز ہوتے ہوں گے۔ اسی طرح مذہبی قصہ گو یا کٹھ پتلی کا مظاہرہ کرنے والوں سے بھی لطف اٹھاتے ہوں گے۔

- کیا آپ اس قسم کے کھیل کی جماعت میں وضاحت کرسکتے ہیں؟
- کیا آپ مندروں میں قصہ گوئی کی نشست میں شرکت کرچکے ہیں؟ اگر شریک ہوئے ہیں تو اپنے تاثرات بیان کیجیے؟

قدیم زمانے کے لوگ بھی کہانیاں شوق سے سنا کرتے تھے۔ ان دنوں شاعر اور مذہبی قصہ گو (ہری کتھا) مختلف دیوی دیوتاؤں جیسے شیوا، وشنو، درگا یا رامائن اور مہابھارت سے کہانیاں سناتے ہوئے گھوما کرتے تھے۔ گوتم بدھ کے متعلق بھی کہانیاں سنائی جاتی تھیں۔ لوگوں کی ایک بڑی تعداد انہیں سماعت کرنے جمع ہوجاتی تھی۔ یہ قصہ گو حضرات اپنے بزرگوں سے سنی ہوئی کہانیاں سنایا کرتے تھے۔ وہ لوگوں سے بھی کہانیاں سیکھتے تھے۔ مثال کے طور پر بعض لوگ سانپوں کی پرستش کرتے تھے اور وہ سانپوں کے دیوتاؤں کے بارے میں قصے سناتے تھے۔ قصہ گو حضرات انہیں یاد کرلیتے تھے اور ان کی کہانیوں کے ذخیرے میں اضافہ ہوجاتا تھا۔

اس طرح قصہ گو لوگ مختلف دیوی دتاؤں کی کہانیاں، مذہبی تعلیمات اور عبادت کے طریقوں میں امتزاج پیدا کرتے تھے۔ وہ کہانیاں بتدریج لکھی جانے لگیں۔ بدھ مت کی کہانیوں کو جٹا کاؤں کے نام سے لکھا گیا۔ وشنو اور شیوا کے متعلق کہانیوں کو پرانوں کے نام سے تحریر کیا گیا۔

پران مختلف مذہبی روایتوں کو مربوط کرتے ہوئے ایک یا دوسرے دیوتاؤ کو برتر خدا کی حیثیت سے تعریف کرتے ہیں جو طاقتور اور جاننے والا ہوتا ہے۔ انہوں نے مسائل کے حل اور نجات کے حصول کے لیے خدا کی عبادت پر زور دیا۔

خدائے برتر سے محبت

بھکتی تحریک:

تمل ناڈو میں 550 کے عہد میں خدا سے شیفتگی کے متعلق ایک نئی تحریک کا آغاز ہوا۔ اُس تحریک کے ماننے والے وشنو اور شیوا کے پیرو تھے۔ اُن کا تفصیلی رسومات جیسے یگنہ جانوروں کی قربانی پر ایقان نہیں تھا۔ انہوں نے بدھ مت اور جین مت جیسے مذاہب کی سخت مخالفت کی۔ کیونکہ وہ کسی بھی خدا کو نہیں مانتے تھے۔ اس کے بجائے وہ شیوا یا وشنو سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ اُس سے ملنے کی خواہش رکھتے۔ وہ نجات کا راستہ تھا۔ وہ مسائل کے حل کے لیے یا دولت واقتدار کے حصول کے مقصد سے عبادت نہیں کرتے تھے۔ وہ خدا سے ملاقات یا اس کے دیدار کے طلبگار تھے۔ اُن کا خیال تھا کہ ہر فرد بلالحاظ ذات یا کمیونٹی خدا سے محبت کرسکتا ہے۔ تمام چاہنے والے مل کر خدا کے لیے محبت بھرے نغمے الاپتے ہیں اور خوشی سے ناچتے ہیں۔

بعض مرید مختلف مندروں کو جاتے رہے اور مقامی زبان میں گیت لکھتے رہے تاکہ انہیں عوام الناس سمجھ سکیں۔ ان گیتوں اور نغموں کو نسل درنسل گایا جاتا رہا۔ بالآخر انہیں 1100 کے قریب جمع کیا گیا اور ضبط تحریر میں لایا گیا۔ ان کی کاوشوں کے نتیجہ میں مندروں کی ایک بڑی تعداد مشہور ہوئی

© SCERT not to be republished

یہ کتاب حکومت آندھرا پردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

اور اہمیت کی حامل ہوگئی۔ کالاہستی اور ترومِلا کا مندر بہت مشہور ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ان بھگتوں کے زیر اثر لوگ شیوا اور وشنو کی پرستش کرنے لگے۔

- کیا آپ شکاری جمع کرنے والے لوگوں کے مذہبی عقیدے کا بھگتی تحریک سے تقابل کرسکتے ہیں؟ اور کیا مشابہت اور اختلافات کی نشاندہی کرسکتے ہیں؟

آلوار اور نائنار

وشنو کے آٹھ بھگتوں کو آلوار کہا جاتا ہے۔ اُن میں سب سے اہم پری یالوار اور نمل وار ہیں۔ پری یالور کی لڑکی اندل اُن میں ایک ہی خاتون تھی۔ اُن میں بہت سے وشنو کے مندروں کو جاتے رہے۔ گیت لکھتے رہے۔ گاتے رہے۔ اُنہیں پسورام کہا جاتا ہے۔ ہم نمل وار کے کچھ نغمے درج کرتے ہیں تاکہ آپ غور کریں اور اُس کے معنی و مفہوم کو سمجھ سکیں۔

تخلیق

اُس اہم لمحہ میں ہمارا انداتا اور مائی باپ (وشنو)
دھرتی، پانی، آگ، ہوا اور آسمان کو بنایا
پہاڑوں
دو روشنیوں، سورج اور چاند بنائے
اور دیگر ایسے سیاروں کو
پھر بارش، اور بارش میں رہنے والے
اور بارش کے دیوتاؤں کو

ان اشعار سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ نمل وار وشنو کو اس کائنات کا خالق تصور کرتا ہے۔ وہ خود اپنا باپ اور مالک تھا۔ اس طرح نہایت طاقتور خدا اپنے بیٹے سے ایک مشفق باپ کی طرح نزدیک تھا۔

آنکھ مچولی

تم آسمان میں رہتے ہو
مقدس پہاڑ پر کھڑے رہتے ہو
سمندر پر سوئے ہوئے ہو زمین پر بچھے ہوئے رہتے ہو
پھر بھی ہر جگہ چھپے رہتے ہو
تم اندیکھا پن بڑھاتے ہو
لاتعداد بیرونی دنیاؤں کے اندر جاتے ہو
میرے دل کے اندر کھیلتے ہو
پھر بھی اپنا بدن نہیں دکھاتے
کیا تم ہمیشہ آنکھ مچولی کھیلو گے؟

اس نظم میں نمل وار نشاندہی کررہا ہے کہ خدا ہر جگہ موجود ہے لیکن وہ اس کے آگے ظاہر نہیں ہورہا ہے۔ وہ ٹوٹ کر خدا کا دیدار چاہتا ہے۔ لیکن خدا نمل وار کو دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ وہ خدا کی ایک جھلک دیکھنے کے قابل بھی نہیں ہے۔

- نمل وار کیوں محسوس کررہا ہے کہ خدا اس کے ساتھ آنکھ مچولی کھیل رہا ہے؟
- نمل وار کس طرح وشنو کے لیے اپنی بے پناہ محبت کا اظہار کررہا ہے؟

نائناروں کی تعداد 63 ہے۔ وہ شیوا کے بھگت ہیں۔ وہ مختلف ذات پات سے تعلق رکھتے تھے۔ کنپا ایک شکاری، اور نندانار ایک برادری سے خارج اُن میں بعض جیسے اپر، سمبندر، سندرار، منی کواسا گر ایک مندر سے دوسرے مندر کو جاتے رہے اور شیوا کی تعریف میں گیت لکھتے رہے۔ بعض اُس میں جیسے کرائیکل، اری یار خواتین تھیں۔ یہاں تیوارام اور تر یواسکم سے چند اشعار درج کیے جاتے ہیں۔

© SCERT not to be republished

ہم کسی بادشاہ کی رعایا نہیں ہیں
ہم موت کے دیوتا سے ڈرتے نہیں ہیں
ہم دوزخ میں عذاب نہیں سہیں گے
ہم زندگی میں تکلیف نہیں اٹھائیں گے
ہم ہمیشہ خوشی محسوس کرتے رہیں گے
ہمیں بیماریوں کی خبر نہیں ہے
ہم کسی کے آگے سرخم نہیں کریں گے
ہم ہمیشہ خوش رہیں گے
ہمیں کسی وقت بھی کوئی رنج وغم نہیں ہوگا
(اپّار)

اپّار ان شعروں میں کہہ رہا ہے کہ بادشاہ یا موت' بیماری اور دوزخ سے نہیں ڈرتے۔ وہ ہمیشہ خوش رہتے ہیں۔

ان دیگر اشعار میں اپّار کہہ رہا ہے کہ وہ ان لوگوں کی پرواہ نہیں کرے گا جو اسے دنیاوی دولت کا نذرانہ دے رہے ہیں ۔ وہ ان کا احترام کرے گا جو شیوا کے چاہنے والے ہیں۔ اگر چہ کہ وہ غریب' بیمار اور کم درجہ کے ہیں۔

شیوا نے مجھے تھام لیا کہیں میں گمراہ نہ ہو جاؤں
میں نے سر جھکایا، رودیا، رقص کیا اور زور سے چیخا
میں نغمہ زن ہوا اور اس کی تعریف کی
محبت مجھے شخ کرتی ہوئی اندر چلی آئی جیسے ایک میخ
سبز پیڑ میں اتر جاتی ہے۔
میں سمندر کی طرح اچھلتا رہا اور بہتا رہا،
دل نرم ہوتا جا رہا ہے بدن لرز رہا ہے،
دنیا مجھے دیوانہ کہہ رہی ہے اور مجھ پر ہنس رہی ہے،
میں نے شرم پیچھے چھوڑ دی اور اسے زیور کی طرح
اٹھا لیا۔
(مانیکا وساکر)

ان شعروں میں مانیکا واکا کر اپنی مسرت کا اظہار کر رہا ہے جو اسے شیوا کے دیوار سے نصیب ہوئی۔ دوسرے اُس کی خوشی کو سمجھ نہیں سکے۔

عیسائیت:

لوگ برصغیر ہند میں ایک برتر خدا کی عبادت کرنے لگے اور نجات کے لیے خدا سے محبت اور وابستگی ضروری ہے۔ دنیا کے دوسرے حصوں کے لوگ بھی اسی طرح کے تصورات پر عمل پیرا ہونے لگے۔ مشرق وسطیٰ میں وہ علاقے جسے اسرائیل اور فلسطین کہا جاتا ہے ایک نئے مذہب عیسائیت کو فروغ حاصل ہونے لگا۔ اُس کے بانی حضرت عیسیٰ مسیح تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیروشلم (موجودہ اسرائیل) کے قریب بیت اللحم دو ہزار سال قبل پیدا ہوئے۔ انہوں نے تلقین کی کہ سارے انسان مساوی ہیں۔ انہوں نے ایک دوسرے سے محبت کا درس دیا۔ انہوں نے امن وامان' محبت اور رحم لی تلقین کی۔ انہوں نے لوگوں کو نصیحت کی کہ وہ ''جیسے کو تیسا'' کی کہاوت پر عمل نہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ دشمن کو بھی پیار اور محبت سے جیتا جا سکتا ہے۔

شکل 18.3 سینٹ تھامس بسی لیکا۔ چینائی اُسے 1523ء میں بنایا گیا۔

© SCERT not to be republished

یہ کتاب حکومت آندھرا پردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

عیسائیوں کی مقدس کتاب انجیل ہے ۔ اس میں حضرت عیسیٰ کی تعلیمات ہیں۔اُن کے خطبے ''پہاڑ پر واعظ'' سے اقتباسات ملاحظہ کیجیے:

مبارک ہے روحِ غریبی جس میں خدا کی جنت ہے۔
مبارک ہیں وہ لوگ جو سوگ مناتے ہیں ۔ انہیں آرام سے رکھا جائے گا۔
مبارک ہیں مسکین۔انہیں زمین سے نوازا جائے گا۔
مبارک ہیں وہ لوگ جو راست بازی کے لیے بھوک و پیاس کی صعوبتیں جھیلتے ہیں انہیں مطمئن کیا جائے گا۔
مبارک ہیں رحم دل۔انہیں رحم کا راستہ دکھایا جائے گا۔
مبارک ہیں صاف دل والے' وہ خدا کا دیدار کریں گے۔
مبارک ہیں امن کی راہ ہموار کرنے والے' انہیں خدا کے بچوں سے موسوم کیا جائے گا۔
مبارک ہیں وہ جو حق کے لیے ستائے جاتے ہیں۔ اُن کے لیے آسمانوں کی سلطنت ہے
اپنے دشمنوں سے محبت کرو جو تمہیں ستاتے ہیں اُن کے لیے دعا کرو۔تم آسمانی باپ کے بچے ہو۔وہ سورج کو نیک و بد دونوں پر طلوع کرتا ہے اور پانی (بارش) عادل وغیر عادل دونوں پر برساتا ہے۔

حضرت عیسیٰ کو گرفتار کیا گیا ۔ اُن کے زمانے کے صاحب اقتدار لوگوں نے انہیں صلیب پر چڑھادیا۔
حضرت عیسیٰ کو ماننے والا سینٹ تھامس روم کے تاجروں کے ہمراہ ہندوستان آیا۔اپنے ساتھ حضرت عیسیٰ کی تعلیمات بھی لایا۔ سینٹ تھامس نے جنوبی ہند میں عیسائیت کی اشاعت کی۔

- کیا آپ کلیسا (چرچ) میں خدا کی عبادت کا مشاہدہ کرچکے ہیں ؟ عبادت کے طریقے کی تشریح کیجیے۔

اسلام

ہندوستان میں اپّار اور دیگر اولیاء کے زمانے میں ایک نئے مذہب کا آغاز ہوا جس میں ایک خدا کی عبادت پر زور دیا گیا۔وہ نیا مذہب اسلام تھا۔ اُسے پیغمبر اسلام حضرت محمد نے روشناس کیا تھا۔
حضرت محمد عربستان کے شہر مکہ معظّمہ میں 570ء میں پیدا ہوئے۔آپ نے کہا کہ ایک خدا ہے۔سارے انسان اُس کی مخلوق ہیں۔جس طرح تمام بچے والدین کی نگاہوں میں مساوی رہتے ہیں اسی طرح سارے انسان خدا کے آگے مساوی درجہ رکھتے ہیں۔خدا یا اللہ کی کوئی شکل نہیں ہے۔اس لیے بتوں کی پرستش کرنا گناہ ہے۔انہوں نے کہا کہ سارے انسان ایک دوسرے کے بھائی ہیں ۔ انہوں نے ساری انسانیت کے لیے محبت صلہ رحمی پر زور دیا۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول تسلیم کیا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے احکامات قرآن شریف میں ہیں۔ قرآن مجید مقدس آسمانی کتاب ہے۔قرآن شریف کی چند ایک آیتیں پڑھیے۔

شکل 18.4 کیرالا میں مسجد چیرامن' یہ ہندوستان کی پہلی مسجد سمجھی جاتی ہے۔

© SCERT not to be republished

سورۂ فاتحہ:

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان

ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے O

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کی پرورش کرنے والا ہے O نہایت مہربان بہت رحم فرمانے والا ہے O روز جزا کا مالک ہے O (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں O ہمیں سیدھا راستہ دکھا O ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا O ان لوگوں کا نہیں جن پر غضب کیا گیا ہے اور نہ (ہی) گمراہوں کا O

سورۂ اخلاص:

(اے نبی مکرم!) آپ فرما دیجیے: وہ اللہ ہے جو یکتا ہے O

اللہ سب سے بے نیاز' سب کی پناہ اور سب پر فائق ہے O

نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ ہی وہ پیدا کیا گیا ہے O

اور نہ ہی اُس کا کوئی ہمسر ہے O

عربستان کے تاجروں نے ہندوستان میں اسلام کو متعارف کیا۔ وہ ہندوستان کی بندرگاہوں میں آیا جایا کرتے تھے۔

- کیا آپ مسجد میں کسی کو خدا کی عبادت کرتے ہوئے دیکھے ہیں۔ عبادت کے طریقے کو بیان کیجیے۔

ایک برتر خدا پر ایقان

کیا آپ نے اُن مشترکہ تصورات پر غور کیا ہے جو ہندوؤں' عیسائیوں اور مسلمانوں میں پیدا ہو رہے ہیں۔ وہ سب ایک برتر خدا کے وجود کو مانتے ہیں۔ اُس کی عبادت کی ضرورت پر زور دیتے ہیں۔ وہ مساوات' محبت اور بلا لحاظ دولت' تعلیم اور سماجی مرتبہ کے سارے انسانوں کے احترام پر یقین کرتے ہیں۔ ان خیالات کو عوام کی ایک بڑی تعداد نے تسلیم کیا ہے۔ بادشاہوں اور حکمرانوں نے بھی ان تصورات کو اپنایا اور اپنی رعایا کو اُن مذاہب پر عمل کرنے کی ترغیب دی۔ انہوں نے وسیع و عریض مندر' کلیسائیں اور مسجدیں تعمیر کروائیں۔ جس میں لوگ عبادت کرتے ہیں۔

مورخین نے سمجھنے کی کوشش کی کہ اس دور میں نئے خیالات کا کیوں اور کیسے وجود ہوا؟ اور وہ کیوں لوگوں میں مقبول ہوئے۔ وہ محسوس کرتے ہیں کہ جیسے قبیلہ اور چھوٹی سلطنتیں' بڑی سلطنتوں میں ضم ہو گئیں اسی طرح لوگ بھی خدا کے تصور سے متاثر ہوتے رہے۔ وہ کسی قبیلے' ذات پات اور چھوٹی سلطنت کے زیر نگیں رہے۔

بادشاہوں اور شہنشاہوں نے ایسے خیالات کی حوصلہ افزائی کی۔ انہوں نے خود کو برتر خدا کے نمائندوں کی حیثیت سے پیش کیا۔ اس طرح اپنی رعایا کی تائید حاصل کرنے کی کوشش کی۔

مورخین کو سوچنا چاہیے امیر اور غریب' طاقتور اور کمزور کے درمیان اختلافات سے عدم۔ مساوات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ غریبوں اور کمزوروں کو کچلا جا رہا ہے۔ ایسی صورتحال سے بہت سے لوگ ناخوش ہیں۔ انہوں نے ایک برتر خدا سے وابستہ ہو کر سارے انسانوں کی مساوات کو ظاہر کیا۔ بعض مورخین کا خیال ہے کہ بدھ مت اور جین مت میں غور و فکر اور خواہشات پر قابو رکھنے کا درس دیا تھا وہ اپنی مقبولیت کھو چکے ہیں۔ کیونکہ لوگ خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور اُس سے اپنے مسائل حل کرنا چاہتے ہیں۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد ان تصورات سے اتفاق نہیں کرتی۔ وہ اپنے قدیم مذہبی خیالات پر کاربند ہے۔ بعض لوگ ایک برتر خدا کے وجود پر ایقان نہیں رکھتے۔

یہ کتاب حکومت آندھراپردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

© SCERT not to be republished

کلیدی الفاظ

سراماناَ	بھکوتاؤں	نجات	آلوار
بھکتی تحریک	تیرتھن کاری	بھکت	نائنار
مجسّمے	اوتار	جٹا کا کہانیاں	مقدس کتابیں

اپنی معلومات میں اضافہ کیجئے

1. ایک بدھ مت کے راہب اور شکاری جمع کرنے والے کے درمیان ہونے والی بحث کا تصور کیجیے۔ وہ ایک دوسرے سے کیا اخذ کرتے ہیں۔ اُن دونوں کے درمیان ہونے والے مکالمے کو مختصر طور پر لکھیے۔
2. کیا آپ ابتدائی اور ویدک مذہب کے درمیان مشابہتیں اور اختلافات کو دیکھ سکتے ہیں؟
3. ابتدائی بھکوتاؤں اور شیوا کے ماننے والوں اور بدھ مت' جین مت کے ماننے والوں کی فکر میں کیا فرق پایا جاتا تھا؟
4. کس طرح پرانوں نے مختلف مذہبی اعمال کو ملک میں مربوط کرنے کی کوشش کی؟
5. کیا آپ ابتدائی عقیدوں اور تمل ناڈو کے بھکتوں (مریدوں) کے عقیدوں میں پائے جانے والے اہم اختلافات کی نشاندہی کر سکتے ہیں؟
6. پہاڑی پر وعظ کی دوسطروں پر خط کشیدہ کیجیے جو آپ کو پسند ہیں؟ وجوہات بھی بیان کیجیے۔
7. کس طرح پیغمبر اسلام نے سارے انسانوں کی مساوات کا درس دیا؟ وضاحت کیجیے۔
8. مذہبی احساسات کے درمیان پائی جانے والی یکسانیت اور اختلافات کی فہرست بنایئے۔

© SCERT not to be republished